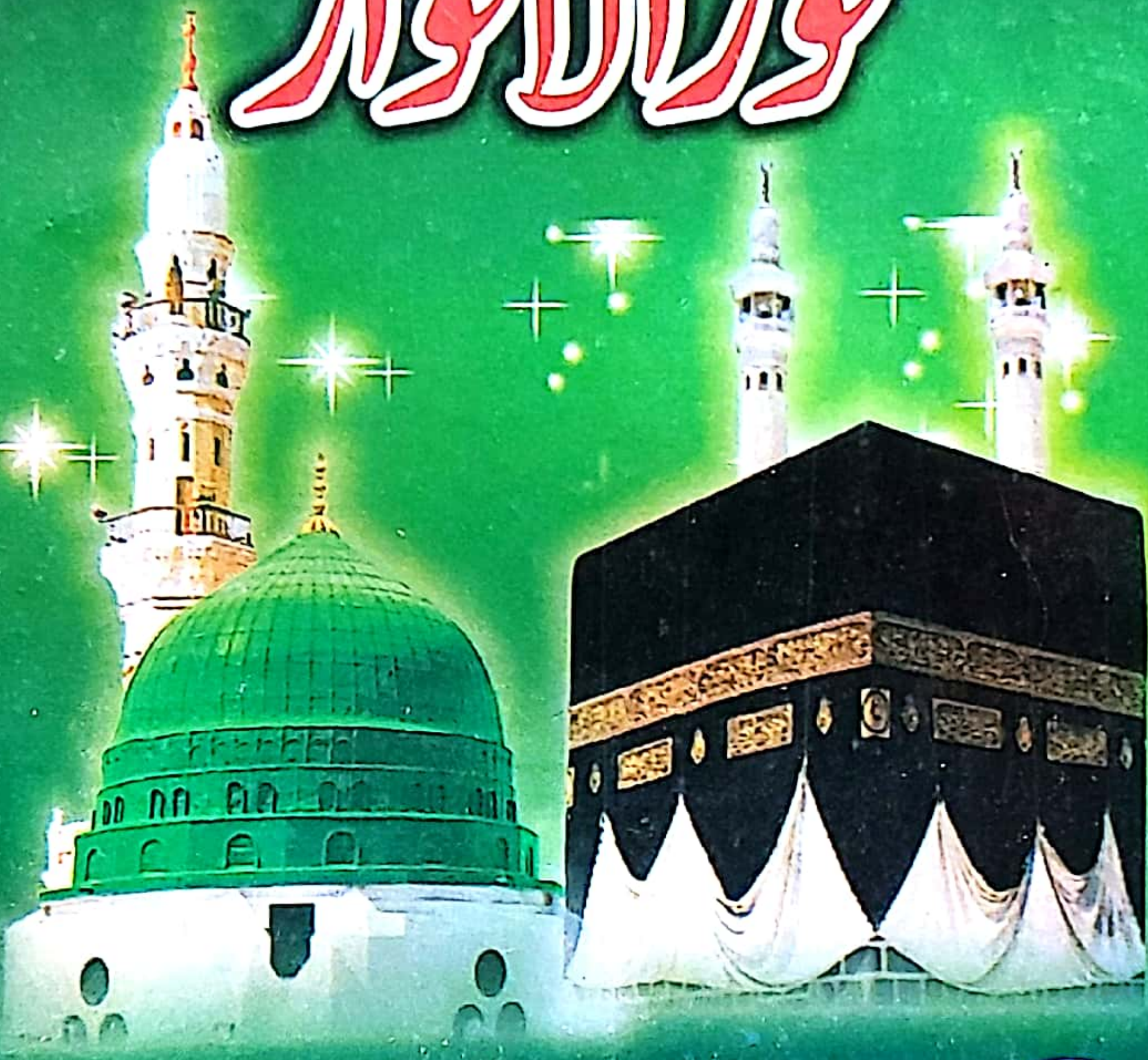


قَدْ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِينٌ ط

نورالانوار



مولف

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب

خطیب و مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

ناشر

مکتبہ نوریہ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال۔ فون 223587

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورُ الانوار

مؤلف

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا

غلام مصطفےٰ نوری صاحب

خطیب و مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

ناشر

مکتبہ نوریہ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال۔ فون: 223587

نام کتاب	نورالانوار
تالیف	حضرت علامہ غلام مصطفیٰ نوری قادری اشرفی
سائز	23 x 36 x 16
صفحات	64
سن اشاعت	دسمبر 2006ء
بار	چہارم
تعداد	1100
کمپوزنگ	غلام محمد یٰسین خاں (موبائل:0300-8064925)
ناشر	مکتبہ نوریہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال
ہدیہ	-/50 روپے
ملنے کا پتہ	مرکزی جامع مسجد شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال فون: 040-4223587 موبائل: 0300-6933481

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس مختصری کاوش کو پیر طریقت رہبر شریعت قدوۃ المحققین
فخر المشائخ عارف واصل سیدی و مرشدی الحاج خواجہ ابوالحقائق

محمد رمضان المحقق النوری القادری الاشرفی

رحمۃ اللہ علیہ

کے نام کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ جن کی روحانی و علمی تربیت سے
بندۂ ناچیز کو سرکار نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والثناء کی شانِ اطہر پر
اظہار خیال کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

معاونین گرامی قدر:

محترم جناب محمد ناصر صاحب — جناب چوہدری محمد یسین صاحب اینڈ کمپنی
جناب محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب — محترم محمد عمر ناگوری صاحب
جناب محمد عظیم صاحب عظیم میڈیکل سٹور والے — جناب محترم حاجی مختار صاحب
جناب محترم پیر عبدالسمیع قادری صاحب — چوہدری محمد اسلم صاحب گھی والے

خاکپائے مرشد
غلام مصطفےٰ نوری قادری اشرفی
1420 ھجری/ 1999ء

تقریظ

فخر اہلسنت عالم جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ولایت اقبال نقشبندی صاحب
پرنسپل جامعہ حنفیہ مدینہ مسجد ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۝

اما بعد! اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک نبی آخر الزمان ہادیٔ دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے اور اپنی لاتعداد برکتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ ان میں ایک وصف خاص یہ عطا فرمایا کہ آپ کو سراپا نور بنا کر انسانیت کی فلاح و بہبود اور تربیت سازی کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ حقیقۃً ازلی ابدی ذاتی نور ہے کہ خود ظاہر ہے اور جسے اس نے ظاہر فرما دیا وہ ظاہر ہو گیا۔ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا قرآن پاک یا اسلام یا فرشتے عطائی طور پر رب کے بنانے سے نور ہیں۔ جیسے رب تعالیٰ حقیقی طور پر ازلاً ابداً سمیع، بصیر، حی، علیم اور خبیر ہے اور دوسری مخلوق اس کے بنانے سے عطائی طور پر سمیع بھی ہے بصیر بھی ہے علیم بھی ہے، خبیر بھی ہے، تمام صفات کا یہی حال ہے کہ رب تعالیٰ بذاتِ خود بغیر کسی کے عطا کے ان صفات سے متصف اور دوسری مخلوق عطائی طور پر رب تعالیٰ کے بنانے سے ان صفات سے موصوف ہے۔ لفظی اشتراک ہے مگر معنوی تفاوت بہت زیادہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب کا نور ہونے کے نہ تو یہ معنی ہیں کہ حضور خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں نہ یہ رب کا نور حضور کے نور کا مادہ ہے نہ یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرح ازلی ابدی ذاتی نور ہیں نہ یہ کہ رب تعالیٰ حضور میں سرایت کر گیا ہے تا کہ شرک و کفر لازم آئے بلکہ صرف

یہ معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاواسطہ رب سے فیض حاصل کرنے والے ہیں اور تمام مخلوق حضور کے واسطے سے رب کا فیض لینے والی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ذوجہتین ہے۔ بشری کمالات بھی بدرجہ اتم موجود ہیں اور نورانی اوصاف سے بھی بالکلیہ مستنیر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے فیض اخذ کرنے کے لئے نورانیت کا ہونا لابدی تھا اور انسانیت کو فیض پہنچانے کے اعتبار سے بشریت کا لبادہ اوڑھنا بھی لازم تھا۔

زیرِ نظر رسالہ الموسومہ نورالانوار مناظرِ اسلام حضرت العلام مولانا غلام مصطفیٰ نوری کے تسنیم وکوثر سے دھلے ہوئے قلم کا عظیم شاہکار ہے جس میں انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت اور اولیت کو نہایت ہی مدلل انداز میں بیان کیا ہے اور معتبر تفاسیر کے حوالہ جات سے موضوع کو ہمہ پہلو ثابت فرمایا ہے۔ اللہ ان کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے اور قارئین کے لئے بے حد نافع بنائے ۔ آمین ثم آمین ۔ بحرمت سید المرسلین۔

دعا گو: احقر العباد العبد المذنب

محمد ولایت اقبال

تقریظ

فخر اہلسنت عالم جلیل حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن قادری اشرفی صاحب

جامع مسجد مدینہ امیر کالونی اوکاڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممتاز فاضل بلند پایہ عالم، مستند مصنف، مسلک حق اہلسنت و جماعت کے ترجمان، میدانِ خطابت کے شہسوار محقق عصر حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری صاحب کا رسالہ ''نورُ الانوار'' اب تیسری مرتبہ مزید مفید اضافات کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ الحمد للہ انداز تحریر بڑا محققانہ ہے، کلام میں پختگی ہے۔ جو قارئین کے لئے نہایت دلچسپ ہے۔

حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری صاحب نے اپنے رسالہ ''نورُ الانوار'' میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور تفاسیر کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ سے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت مقدسہ کو ثابت کیا ہے۔

عقائد اہلسنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نورانیت مقدسہ کا مطلقاً انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت مقدسہ کا مطلقاً انکار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

یاد رہے کہ نورانیت، بشریت کی ضد نہیں بلکہ مترادف ہے جیسا کہ قرآن پاک میں جبرائیل علیہ السلام کو بشر سویا سے بیان کیا گیا حالانکہ جبرائیل علیہ السلام نور ہیں۔ اللہ تعالٰی کے فرشتے نور ہیں، قرآن پاک میں ان کو عبادٌ مکرمون فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں جبرائیل علیہ السلام کو رجل بھی کہا گیا

ہے۔ پس ثابت ہوا کہ بشریت عبدیت رجل ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہے۔ اصل میں مسئلہ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ جو لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا انکار کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بھائی کا درجہ دیتے ہیں اور توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں لوگوں کے بارے میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی ارشاد فرماتے ہیں:

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

عبدالرحمٰن قادری اشرفی
جامع مسجد مدینہ امیر کالونی، اوکاڑا

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دلائل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اول الخلق ہیں:

قال اللہ تعالیٰ ھوالاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیمo

ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔ (پارہ 27،سورہ الحدید، رکوع 1)

شیخ المحدثین امام المحققین برکت ورسولِ اللہ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ کلمات اعجاز کی علامت والے (یعنی اول، آخر، ظاہر، باطن اور ہر چیز کو جاننا حمد وتعریف خدا پہ بھی مشتمل ہیں اس لئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا خطبہ انہیں کلمات سے پڑھا اور نیز یہ کلمات (پانچ صفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نعت وتعریف بھی ہیں یعنی حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے اول ہیں باعتبار خلق کے اور سب نبیوں سے آخر باعتبار تشریف آوری کے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار ظاہر ہیں اس طرح کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار نے تمام جہان کو روشن کر دیا۔ کوئی ظہور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور کی مثال نہیں اور کوئی نور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کی مثل نہیں اور وہ باطن

ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسرار کہ کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی اور تمامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال وجلال کے نظارہ میں حیران وخیرہ رہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر چیز جاننے والے ہیں۔ ذاتِ الٰہی کی شانیں اور صفات حق کے احکام اور اسماء افعال و آثار کے جاننے والے ہیں اور تمامی علوم ظاہر و باطن اول آخر سب کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احاطہ کرلیا، سب کو گھیر لیا۔ (مدارج النبوت، جلد 1، ص2)

سلطان العارفین امام العلماء والاولیاء المکاشفین سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن العربی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مستطاب فتوحات مکیہ کے دسویں باب میں فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اول ہیں اور آخر ہیں اور ظاہر ہیں اور باطن ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر چیز کے جاننے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں جامع کلمات دیا گیا ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے رب سے یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا قدرت والا ہاتھ میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے قدرتی پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی تو میں نے اولین اور آخرین کے علم کو جان لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تخلق اور نسبت حاصل ہو گئی کہ وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

شب معراج انبیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اول و آخر تسلیم کیا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف براق لائے تو براق کے دونوں کان فخر سے

خوش تھے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے براق خدا کی قسم ایسا تم پر کوئی سوار نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے تشریف لے گئے تو راستے کے کنارے آپ کو ایک بوڑھا ملا تو آپ نے فرمایا اے جبریل یہ کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا حضور تشریف لے چلئے تو آپ آگے مشیتِ الٰہی کے موافق تشریف لے گئے تو آگے راستے کے کنارے ایک شے آپ کو پکارتی ہے۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت جبریل نے عرض کیا تشریف لے چلئے حضور۔ تو آپ مشیت ایزدی کے موافق آگے تشریف لے گئے تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے چند احباب ملے تو انہوں نے کہا۔

السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر۔

اور خصائص کبریٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جنہوں نے آپ کو سلام کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

(خصائص کبریٰ جلد اول ص 156، تفسیر در منثور جلد اول، ص 129)

اس حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ بھی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلے ہونے پر تھا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق کائنات نے خلقت کے اعتبار سے اول النبیین کا خطاب عطا فرمایا:

حدیث قدسی میں ہے۔

وَجَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا وَّآخِرَهُمْ بَعْثًا ○

ترجمہ: اور میں نے آپ کو پیدائش میں سب انبیاء علیہ السلام سے اول پیدا

فرمایا اور ان کے اخیر میں مبعوث فرمایا۔

(درمنشور، جلد4، ص146، خصائص کبریٰ جلد اول، ص175)

جب یہ واضح ہو چکا کہ سرکار دو عالم نور مجسم رحمتہ اللعالمین شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول الخلق ہیں جملہ انبیاء مرسلین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین سے بھی قبل حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو بشریت کی ابتداء تو حضرت آدم صفی اللہ علیہم السلام سے ہوئی ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے بھی قبل پیدا ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا سب سے قبل اللہ تعالیٰ نے نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا فرمایا۔ نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بشریت کا لباس پہنا کر سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی آغوش مبارک میں جلوہ گر فرمایا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول الخلق ہونے پر دوسری قرآنی دلیل:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح و ابراھیم و موسٰی وعیسٰی ابن مریم واخذنا منھم میثاقاً غلیظاo

(پارہ21، سورۃ الاحزاب، رکوع1)

ترجمہ: اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے ان سے سخت عہد لیا۔

قرآن کی تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک سے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیه و آلہٖ وسلم فی قولہ تعالٰی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم قال کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ ص 12,11 ذکر السیوطی وقال اخرجہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ خصائص الکبریٰ جلد اول ص 3، جواھر البحار جلد اول، ص12، نسیم الریاض جلد دوم، ص424، شرح شفا علی قاری علی ھامشہ جلد دوم، ص444)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس فرمانِ خداوندی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم کی تفسیر میں فرمایا کہ میں تمام انبیاء علیہم السلام سے پیدائش میں مقدم ہوں اول ہوں اور مبعوث ہونے میں آخر ہوں۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کے لئے اس آیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پہلے کیا اور اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی کہ میں پیدا ہونے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے اول ہوں اور تشریف لانے کے اعتبار سے آخر ہوں۔ اس حدیث کو سعد نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا اور بغوی نے قتادہ سے اور قتادہ نے حسن سے اور حسن نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے متصلاً روایت کیا ہے۔

(تفسیر مظہری، جلد 7، ص 310)

علامہ خازن علیہ الرحمۃ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر پہلے کیا حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور فضیلت کے لئے اور اس وجہ سے جس کو امام بغوی نے باسناد ثعلبی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدائش میں انبیاء سے اول ہوں اور تشریف آوری میں ان سے آخر ہوں۔ (تفسیر خازن، جلد3، ص453)

علامہ ابن کثیر اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قال ابن ابی حاتم حدثنا ابو زرعة الدمشقی حدثنا محمد بن بکار حدثنا سعید بن بشیر حدثنی قتادة عن الحسن عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی قول اللہ تعالٰی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح الآیة قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث فبداء بی قبلھم وقد رواہ سعید بن ابی عروبة عن قتادة بہ مرسلاً وھو اشبہ رواہ بعضھم عن قتادة مرقوفاً واللہ اعلم۝

ترجمہ: ابن ابی حاتم، ابو زرعہ محمد بن بکار، سعید بن بشیر، قتادۃ، حسن، ابو ہریرۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول واذ اخذنا الآیة میں راوی ہیں کہ میں خلقا اول انبیاء ہوں اور بعثاً ان سے آخر ہوں، اسی لئے میرا ذکر ان سے پہلے کیا اور اس حدیث کو سعید بن ابی عروبۃ نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا وہ بہت مشابہ ہے اور بعض نے اسے قتادہ سے موقوفاً روایت کیا۔ واللہ اعلم۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد3، ص469)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

(۱) واخرج بن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قیل

یارسول اللہ متی اخذ میثاقک وقال وآدم بین الروح والجسدo

ترجمہ: ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا میثاق کب لیا گیا۔ فرمایا جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(۲) واخرج ابن سعد قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی استنبت قال وآدم بین الروح والجسد حین اخذمنی المیثاقo

ترجمہ: ابن سعد نے اخراج کیا۔ کہا کہ ایک مرد نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کب آپ سے خبر طلب کی گئی فرمایا کہ جب مجھ سے وعدہ لیا گیا تو آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(۳) واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قیل یارسول اللہ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسدo

ترجمہ: بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے دلائل میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے فرمایا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ آپ کب سے نبی تھے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔ (یعنی پیدا نہ ہوئے تھے)۔

(۴) واخرج احمد والبخاری فی تاریخہ والطبرانی والحاکم وصححہ وابونعیم والبیہقی معافی الدلائل عن میسرۃ الفخر رضی اللہ عنہ متی کنت نبیا قال و آدم بین الروح والجسدo

ترجمہ: امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم نے بافادہ صحت اور ابو

نعیم اور بیہقی دونوں دلائل میں میسرہ سے راوی ہیں۔ کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کب نبی تھے۔ فرمایا اس وقت کہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(۵) واخرج الحاکم و ابونعیم والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی وجبت لک النبوۃ قال بین خلق آدم و نفخ الروح فیہo

ترجمہ: حاکم، ابونعیم، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کب سے آپ کے لئے نبوت ثابت ہے فرمایا کہ ابھی آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل نہ ہوئی تھی کہ میرے لئے نبوت ثابت ہے۔

(۶) واخرج ابو نعیم عن الصنالجی قال قال عمر رضی اللہ عنہ متی جعلت نبیا قال و آدم منجدل فی الطینo

ترجمہ: ابونعیم نے صنالجی سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کب سے نبی ہیں فرمایا کہ آدم علیہ السلام گارے میں خلط ملط تھے۔

(۷) واخرج ابن سعد عن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ متی جعلت نبیا قال وآدم بین الروح والجسدo

ترجمہ: یعنی ابن سعد نے ابوالجدعاء سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کب سے نبی بنے فرمایا آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے۔

(۸) واخرج ابن سعد عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی

الله عنه ان رجلا سئل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم متی کنت نبیا قال و آدم بین الروح والطینo

ترجمہ: یعنی ابن سعد مطرف سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ کو نبوت کب سے ملی فرمایا جب آدم علیہ السلام روح اور گارے کے درمیان تھے۔

(۹) واخرج ابن ابی شیبة عن قتادة رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه و آله وسلم اذا قرء و اذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنک ومن نوح قال بدیٔ بی فی الخیر و کنت آخرهم فی البعثo

ترجمہ: یعنی ابن ابی شیبہ قتادہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واذ اخذنا الخ پڑھتے۔ فرماتے بھلائی میں مجھ سے ابتدا کی گئی ہے اور میں ان انبیاء سے تشریف لانے میں آخر ہوں۔

(۱۰) واخرج ابن جریر عن قتادة رضی الله عنه واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنک ومن نوح قال ذکر لنا ان نبی صلی الله علیه و آله وسلم کان یقول کنت اول الانبیاء فی الخلق و آخرهم فی البعثo

ترجمہ: ابن جریر قتادہ سے راوی ہیں۔ واذ اخذنا (آیہ) فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں پیدائش میں اول انبیاء ہوں اور بعثت میں آخر ہوں۔

(۱۱) واخرج الحسن بن سفیان وابن ابی حاتم وابن مردویه وابو نعیم فی الدلائل ولدیلمی وابن عساکر من طریق قتادة عن الحسن عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم فی

قول اللہ تعالی و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم (الایة) قال کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث فبدئ به قبلھمo

ترجمہ: حسن بن ابی سفیان، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم دلائل میں دیلمی اور ابن عساکر بطریق قتادہ حسن سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول (واذ اخذنا الایة) میں راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خلقت میں اول انبیاء ہوں اور بعثت میں ان سے آخر ہوں۔ اسی لئے ان سے پہلے میرا ذکر ہوا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت پر تیسری قرآنی دلیل:

قال اللہ تعالیٰ قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملة ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمینo (پارہ 8، سورہ الانعام، رکوع 20، آخری رکوع)

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

صدر الافاضل/علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول مخلوقات ہیں

ضرور اول المسلمین ہوئے۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص242)

علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ امام قرطبی سے ناقل ہیں:

قان قيل اوليس ابراهيم والنبيون قبله قلنا عنه جوابان احدهما انه اولهم من حيث انه مقدم عليهم فی الخلق وفی الجواب يوم الست بربكم ثانيهما انه اول المسلمين من اهل ملته ۝

(تفسیر الفتوحات الالٰہیہ، جلد2، ص117)

ترجمہ: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سے پہلے (مسلمان) ہیں ہم کہیں گے اس کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اول ہیں اس حیثیت سے کہ پیدائش روز الست بربکم کے جواب میں حضور ان سب پر مقدم ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دین والوں سے اول المسلمین ہیں۔

عارف باللہ علامہ شیخ احمد صاوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

ان کا قول وانا اول المسلمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول مسلمین ہونے پر یہ اشکال پیش کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو انبیاء اور ان کی امتیں پہلے ہو گزری ہیں تو حضور اول مسلمین کیسے ہوئے تو مفسر سیوطی علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیت اپنی امت کی بہ نسبت ہے اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیت عالم ذر کی بہ نسبت ہے تو یہ اولیت حقیقت ہے۔

(حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، جلد دوم، ص54)

علامہ اسمٰعیل حقی حنفی علیہ الرحمۃ کا فرمان:

وانا اول المسلمین یعنی امر کن کے ایجاد کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیض محبت کے قبول کے وقت پہلا فرماں برادر میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول یحبونہٗ میں محبت کے لئے پہلا فرماں بردار میں ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول مبارک اول ماخلق اللہ نوری۔ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا ہے) نے دلالت کی ہے تاویلاتِ نجمیہ میں ایسا ہی ہے۔ (تفسیر روح البیان، جلد2، ص238)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا فرمان:

وانا اول المسلمین عند الایجادلا مرکن کما قال اول ماخلق اللہ نوریo (تفسیر نیشاپوری، جلد8، ص55 بحوالہ مقیاس نور)

ترجمہ: امر کن کی ایجاد کے وقت میں پہلا مسلمان ہوں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا ہے۔

تفسیر عرائس البیان میں ہے:

اشارۃ الی تقدم روحہٖ وجوھرہٖ علی جمیع الکون فی الحضرۃ حین خاطبہ بالرسالۃ والولایۃ والمحبۃ والخلۃ فانقاد فی اول الاول الازلی الابدی تعالی اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا اشار الی ماذکرنا قولہٖ علیہ السلام کنت نبیا o (آدم بین الماء والطین) وقولہ علیہ السلام اول ماخلق اللہ نوریo

(تفسیر عرائس البیان، جلد1، ص 238، بحوالہ مقیاس نور)

ترجمہ: اول مسلمین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح اور جوہر کے تمام

عالم پر مقدم ہونے کی طرف اشارہ ہے جب کہ حضرت الوہیت میں اللہ تعالیٰ نے ان سے رسالت اور ولایت اور محبت اور خلت سے خطاب کیا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ازلی ابدی اول الاول میں برگزیدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات سے بہت بلند تر ہے ہمارے مذکورہ کلام کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کنت نبیا الخ کہ میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام پانی اور گارے میں تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول کہ اولا اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا۔ اشارہ کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولیت پر چوتھی قرآنی دلیل:

قال اللہ تعالی. قل انی امرت ان أكون اول من اسلم ولا تكونن من المشركينo (پارہ 7، سورہ الانعام، رکوع 2)

ترجمہ: تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

اسی آیت کے تحت تفسیر صاوی میں ہے۔

فهو اول المسلمين على الاطلاقo (تفسیر صاوی، جلد 2، ص 7)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علی الاطلاق بغیر کسی قید کے اول مسلمین ہیں۔

اس آیت سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب سے اول ہونا ظاہر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولیت پر پانچویں قرآنی دلیل:

ہمارا رب ارشاد فرماتا ہے۔

وامرت لان اكون اول المسلمينo

(پارہ 23، سورہ زمر، رکوع 2)

ترجمہ: اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں۔

اس آیت مبارکہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیت ظاہر ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیت پر چھٹی قرآنی دلیل:

قال اللہ تعالیٰ: قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدینo

(پارہ25، سورہ زخرف، رکوع 7)

ترجمہ: تم فرماؤ بالفرض رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

جو اول نہ ہو وہ اول العابدین کیسے ہوسکتا ہے تو ظاہر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول الخلق ہیں۔

ساتویں قرآنی دلیل کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول خلق ہیں اور نور ہیں:

قال اللہ تعالیٰ: قدجاء کم من اللہ نور و کتاب مبینo

ترجمہ: تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (عظیم) اور روشن کتاب۔

تفسیر ابن عباس میں ہے:

قد جاء کم من اللہ نور رسول یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم). (تفسیر ابن عباس، ص72، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: تمہارے پاس نور آیا یعنی رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تفسیر کبیر میں ہے:

قال الامام الرازی فیه اقوال. الاول ان المراد بالنور محمد و بالکتاب القرآنo (تفسیر کبیر جلد11، ص189، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس میں کئی اقوال ہیں سب سے

اول قول یہ ہے کہ نور سے مراد جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔

تفسیر جامع البیان:

قال الامام محمد بن جریر الطبری یعنی بالنور محمد صلی الله علیه وآله وسلم ٥ (جامع البیان، جلد6، ص92)

ترجمہ: یعنی نور سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

تفسیر جلالین میں ہے:

قد جآء کم من الله نور هو نور النبی صلی الله علیه وآله وسلم. (تفسیر جلالین، ص97)

ترجمہ: نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

قال العلامة الصاوی فی حاشیه علی الجلالین لانه اصل کل نور حسی ومعنوی٥ (حاشیه علی تفسیر الجلالین، جلد1، ص258)

ترجمہ: یعنی علامہ احمد بن صاوی نے حاشیہ جلالین میں فرمایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام حسی ومعنوی انوار کے جامع واصل ہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

قد جاء کم من الله نور یعنی محمد صلی الله علیه وآله وسلم. (تفسیر نسفی، جلد1، ص276)

ترجمہ: یا نور سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

دیوبندیوں کے قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی کا اعتراف حقیقت:

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین٥ (امداد السلوک، ص201)

ترجمہ: نور سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہے۔

دیوبندیوں کے حکیم اشرف علی تھانوی اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنی دو نعمتوں کا عطا فرمانا اور ان دونوں نعمتوں پر اپنا احسان ظاہر فرمانا بیان فرمایا ہے۔ ان دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود باجود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو تو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے۔ (مواعظ میلاد النبی، ص12)

تھانوی صاحب اسی کتاب کے صفحہ نمبر 11 پر لکھتے ہیں۔

نبی خود نور اور قرآن ملا نور
نہ ہوں کیوں مل کے پھر نور علی نور

(مواعظ میلاد النبی، ص11)

وہابیوں کے مستند معتبر عالم دین قاضی محمد سلیمان منصور پوری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبینo

خازن و معالم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہی بتایا ہے۔

(رحمتہ اللعالمین، جلد سوم، ص193)

وہابیوں کے ایک اور جید عالم دین علامہ وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں:

بداء اللہ سبحانہ الخلق باالنور المحمدی ثم بالماء ثم خلق

العرش علی الماء ثم خلق الریح ثم خلق النون والقلم واللوح ثم خلق العقل فالنور المحمدی مادة اولیہo

ترجمہ: مخلوق کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی سے فرمائی پھر پانی کو پیدا کیا پھر عرش کو پیدا کیا پانی کے اوپر۔ پھر ہوا کو پیدا کیا پھر نون کو قلم کو اور لوح کو پھر عقل کو پس نورِ محمدی مادۂ اول ہے۔ (ہدیۃ المہدی، ص56)

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

ترجمہ: (تحقیق آیا اللہ کی طرف سے نور) یعنی حق کے ظہور اور باطل کو ملیا میٹ کرنے کے لئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نور کا اطلاق اس لئے کیا گیا ہے کہ آپ سے ظلمات میں نور کی طرف ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔ (اور کتاب مبین) جس کا اعجاز ظاہر ہے۔ اور وہ احکام بیان کرنے والے ہے اور یہ پہلے مطلوب کی دلیل ہے جس کا بیان یہ ہے کہ اصل عطف میں مغایرت ہے۔

(شرح شفا، جلد اول، ص22)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ آگے فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور تحقیق بعض مفسرین نے یہ ارادہ کیا کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے اور عطف میں تغایر لفظی بلحاظ صفات ہے اور بلا خوف وخطر ان کے مقابلہ میں یہ بات کہی جائے گی کہ (جب نور اور کتاب دونوں سے مراد قرآن کریم لیا جاسکتا ہے) تو اس سے کیا چیز مانع ہے کہ نور اور کتاب مبین دونوں لفظوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کریم مراد لی جائے۔ بایں طور کہ نور اور کتاب مبین ہونا دونوں آپ کی صفات ہوں۔ کیونکہ آپ نور اس لحاظ سے ہیں کہ انوار میں کامل ظہور رکھتے ہیں اور کتاب مبین اس اعتبار سے ہیں کہ

آپ تمام اسرار الٰہیہ کے جامع احکام شریعیہ کے مبین اور اخبار و حالات کے بتلانے والے ہیں۔ (شرح شفا، جلد اول، ص 42)

اسی طرح علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ بھی فرماتے ہیں:

اور بعید نہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ مراد ہو۔ اگر عطف کو جبائی کی طرح عطف تفسیری پر محمول کیا جائے اور بلا ریب نبی علیہ السلام پر نور اور کتاب مبین دونوں کا اطلاق صحیح ہے۔
(تفسیر روح المعانی، جلد ششم، ص 87، زیر آیت قد جاء کم......الخ)

سطور بالا سے واضح ہوا کہ محدث مکہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اور مفتی بغداد مفسر قرآن علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس آیت میں نور اور کتاب دونوں سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہے۔

درج ذیل مفسرین کرام نے بھی اس آیت میں نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد لی ہے۔

قد جاء کم من الله نور کی تفسیر: نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تفسیر قرطبی جلد 3، ص 63۔ تفسیر المراغی، جلد 2 صفحہ 80، الجز السادس۔ تفسیر نظم الدار، جلد 2، ص 419۔ تو سیر الحر رالوجیز، ج 2 ص 171۔ تفسیر فتح البیان صدیق حسن بھوبھالی وہابی، جلد 2، ص 234۔ تفسیر المنیر، جلد 5-6، ص 133۔ تفسیر زاد المسیر، جلد 1، ص 529۔ اللباب، جلد 7، ص 259۔ تفسیر ابی سعود، جلد 2، ص 251۔ تفسیر البحر المحیط، جلد 4، ص 208۔ تفسیر فتح القدیر للشوکانی، جلد 2، ص 31۔ تفسیر مظہری، جلد 3، ص 68۔ تفسیر ابن وھب، جلد 1، ص 191۔ تفسیر بیضاوی، ص ، تفسیر الصاوی علی الجلالین، جلد 1، ص 486۔ مطالع

المسر ات، جلد104، ص220۔ شرف المصطفیٰ، جلد2، ص58۔ وما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین سے استدلال کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اول الخلق نور ہیں، تفسیر روح المعانی، جلد9، ص105۔ انی جاعلی فی الارض خلیفہ، خلیفہ ذو جھتین ہو گا۔ ایک جہت سے فیض لے گا ایک جہت سے فیض دے گا، روح المعانی، جلد1، ص220۔ قد جاء کم من اللہ نور کے تحت وہابی حوالہ جات۔ رحمتہ للعالمین قاضی سلمان منصور پوری۔ تفسیر فتح البیان صدیق حسن بھوبھالی، جلد2، ص234۔ تفسیر وحیدی، وحید الزمان۔ شرح اسماء الحسنٰی، سیرت الرسول صادق سیالکوٹی۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد2، ص793، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔ فتاویٰ نذیریہ جلد1، ص32، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات نور ہے۔ ہدیۃ المھدی، ص56، سب سے اول آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور پیدا ہوا۔ اشمامتہ العنبریہ، ص10، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے مشرق ومغرب چمک اُٹھا۔ آیت نمبر2 مثل نورہ۔ ای نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ تفسیر ابن عباس، ص372۔ جمع الوسائل ص56۔ تفسیر خازن جلد3، ص354۔ تفسیر معالم التنزیل، ص345-346۔ شفا شریف، جلد1، ص10۔ تفسیر ابن عباس، ص372۔ مطالع المسر ات، ص104۔ کتاب الذھر لا بن المبارک عن کعب الاحبار، ص349,350۔ تفسیر مظہری، جلد6، ص525-526۔ تفسیر ابن جریر۔ تفسیر قرطبی۔ تفسیر روح المعانی۔

آٹھویں قرآنی دلیل:

اللہ نور السمٰوت والارض مثل نورہ........... الخ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ زمینوں آسمانوں کا نور ہے۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ درج بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کعب احبار اور ابن جبیر نے کہا کہ یہاں نور ثانی سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول مثل نورہٖ کا معنی ہے۔ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال اور سہل بن عبداللہ نے کہا کہ معانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے اور پھر کہا مثال نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبکہ وہ پشتوں میں بطور امانت تھا۔ مثل اس طاق کے ہے۔ جس کی ایسی ایسی صفت ہو اور مصباح سے آپ کے قلب کا ارادہ کیا اور زجاجہ سے سینۂ اقدس کا گویا کہ وہ ایک روشن ستارہ ہے۔ جو ایمان و حکمت سے بھرپور ہے اور ایک درخت سے روشن ہے یعنی خود ابراہیم علیہ السلام اور شجر مبارکہ سے محض مثال دی گئی ہے۔ اللہ عزوجل کے قول کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دعویٰ نبوت سے پہلے لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی۔ مثل اس زیتون کے اور اس آیت میں اور بھی مضمون بیان کیے گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن میں اس مقام کے علاوہ نور اور سراج سے موصوف فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد جاء كم من الله نور......... الخ. **انا ارسلنک شاهداً ومبشراً ونذيرا وداعيا الى الله باذنهٖ وسراجاً منيرا**..........

اور اسی ضمن میں فرمایا۔ **الم نشرح لک صدرک** .... الخ میں سینہ سے مراد آپ کا دل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دل کو نورِ اسلام سے لبریز کر دیا اور سہل نے کہا نور رسالت سے۔ (الشفا، ص10)۔

ملا علی قاری حنفی رحمتہ اللہ علیہ اسی مضمون کی شرح کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:

اور خلاصہ یہ ہے کہ بے شک نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آباء کرام سے منتقل ہوتا رہا یہاں تک ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں ظاہر ہوا جبکہ وہ توحید میں علامت کی حیثیت رکھتے تھے اور خاص طور پر تسلیم و رضا کے باب میں پس وہ کثیر خیر کے حامل شجر تھے۔ کیونکہ بعد کے تمام انبیاء آپ کی اولاد میں سے تھے اور ان میں سے اکثر ملک شام سے مبعوث ہوئے۔ جس کی زمین میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی تھی اور ممکن ہے کہ زیتون سے اسی طرف اشارہ ہو۔

(شرح شفاء، جلد اول، ص41)

اسی آیت کی تفسیر ابن جریر سے:

کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کعب احبار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے قول اللہ نور السموت والارض مثل نورہ کا مطلب بیان فرمائیں۔ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مثل نورہٖ مثل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی اللہ تعالیٰ نے ابن آیت میں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال بیان کی ہے)۔ (تفسیر ابن جریر، جلد اٹھارہ، ص98)

اسی آیت کی تفسیر حضرت سعید بن جبیر کی زبانی:

فی قولہٖ مثل نورہٖ قال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ مثل نورہ کا مطلب کیا ہے، تو آپ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (حوالہ مذکورہ، تفسیر ابن جریر)

اسی آیت کی تفسیر در منشور سے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کعب احبار کی طرف آئے اور کہا کہ مجھے فرمایئے۔ اللہ نور السموت والارض مثل نورہ ۔فرمان الٰہی کے متعلق کعب احبار نے کہا مثالِ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

(تفسیر درمنشور، جلد پنجم، ص49)

اسی آیت کی تفسیر، تفسیر خازن سے:

(مثل نورہٖ) ومثل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم .

(تفسیر خازن، جلد پنجم، ص63)

ترجمہ: مثل نورہ کی شرح بعض نے کی ہے کہ وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اسی آیت کی تفسیر معالم التنزیل سے:

(مثل نورہٖ) وقال سعیدبن جبیر وضحاک وھو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم . (تفسیر معالم التنزیل)

ترجمہ: مثل نورہ کے متعلق سعید بن جبیر اور ضحاک نے کہا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

نویں قرآنی دلیل:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ٥

ترجمہ: یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار برا مناویں۔

اسی آیت کی تفسیر ابن جریر سے:

اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کا ارشاد فرماتا ہے کہ یہ ارادہ رکھتے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (معاذ اللہ) صاف جادوگر کہنے والے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کا اعلان کرنے والا ہے اور اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مددگار ہے۔ تو ایسے شخص کے خلاف ہے جو آپ کا دشمن ہو تو یہ ہے اس کے نور کا پورا کرنا۔ (تفسیر ابن جریر)

دسویں قرآنی دلیل:

والضحٰی والیل اذا سجٰی.

ترجمہ: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

اس آیت کی تفسیر، تفسیر کبیر سے:

کیا ذکر کرنے والوں سے کسی نے ضحیٰ کی تفسیر رخِ انور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے اور لیل سے مراد آپ کے بال مبارک کی تفسیر کی ہے؟

الجواب: ہاں اس میں کوئی بعد نہیں۔ (تفسیر کبیر)

تفسیر نیشاپوری سے:

بعید نہیں ہے اس بات میں کہ اس کو ذکر کرتا ہے۔ واعظ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رُخِ انور کی تشبیہ ضحیٰ کے ساتھ دیتا ہے اور آپ کے بال مبارک کو والیل ہے۔

گیارہویں قرآنی دلیل:

والنجم اذا ھویo

ترجمہ: قسم ہے ستارے کی جب چڑھ کر اُتر آئے۔

اس آیت کی تفسیر، تفسیر خازن سے:

النجم ھو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم.

ترجمہ: ستارہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل میں ہے:

النجم فھو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم. (معالم التنزیل)

ترجمہ: یعنی نجم سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

علامہ ابن عربی فرماتے ہیں:

والنجم اذا ھوی اقسم بالنفس المحمدیہ.

ترجمہ: قسم اٹھاتا ہوں میں نفس محمدیہ کی۔ (تفسیر محی الدین ابن عربی)

نجم روشن ہوتا ہے اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں۔ اسی لئے آپ کی ذات نجمی حقیقت والی کی رب العزت نے قسم اُٹھائی۔ یہ آیت میرے پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور ہونے کی دلیل ہے۔

حافظ محمد لکھوی کی گواہی:

جعفر صادق کہے مراد محمد نجموں آیا
جاں شب معراج آسمانوں لتھا طرف زمین سدھایا

(تفسیر محمدی جلد ہفتم، ص38، بحوالہ مقیاس نور)

بارہویں قرآنی دلیل:

والسماء والطارق ماادرک ماالطارق النجم الثاقب.

ترجمہ: قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا۔

علامہ خفاجی اس آیت کی شرح میں فرماتے ہیں:

ان النجم ھھنا ایضاً محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم.

(نسیم الریاض شرح شفاء، جلد 1، ص 270)

الحمد للہ بارہ قرآنی دلیلوں سے اور معتبر تفاسیر سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبٰے جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں۔ یہی عقیدہ سلف صالحین کا ہے۔ ہم مطلق بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ جو کوئی مطلق بشریت کا انکار کرے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے اور جو مطلق نورانیت کا انکار کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوقات سے قبل نورِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا کیا اور جب قدرت نے چاہا نورِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جامۂ بشریت میں مبعوث فرمایا۔ لہٰذا بشریت کا انکار بھی گمراہی ہے اور نورانیت کا انکار بھی گمراہی ہے۔

محبت والوں کے لئے تو ایک دلیل بھی کافی ہوتی ہے اور منکر کے لئے دفتر بھی کار آمد نہیں۔ قرآنی دلیلوں میں سے بندۂ ناچیز نے صرف بارہ آیات پیش کی ہیں ورنہ اور بھی آیات ہیں جن میں اشارۃً کنایۃً نورانیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر موجود ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الصلوٰة والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

احادیث وآثار سے نورِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلائل

الحمد للہ اب تک بارہ آیات مقدسہ اور ان کا معنی وتفسیر جلیل القدر اکابرین مفسرین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان ہو چکا ہے۔ ائمہ تفاسیر کی تشریحات سے یہ بات بالکل روشن ہے کہ وہ نفوسِ قدسیہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت مبارکہ پر کامل ایمان ویقین رکھتے ہیں اگر اس عقیدہ کو کفرو شرک بدعت وضلالت قرار دیا جائے (جیسا کہ وہابیہ غیر مقلدین اس عقیدہ کو شرک وکفر کہتے ہیں) تو کیا اس بُرے فتوے کی زد میں یہ تمام مفسرین کرام علیہم الرضوان نہیں آتے بلکہ اس سے تو قرآن واحادیث وآثار کا صریح انکار ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) قرآن مجید وتفاسیر کے حوالہ جات کے بعد اب احادیثِ و آثار پیش کئے جاتے ہیں تاکہ غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور خصوصاً منکرینِ نورِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات واضح ہو جائے کہ یہ عقیدہ نہ صرف قرآن وتفاسیر سے ثابت ہے بلکہ احادیث وآثار سے بھی ثابت ہے جس طرح قرآن کا منکر کافر ہے خارج از اسلام ہے۔ اسی طرح بلاشک وشبہ احادیث کا منکر بھی گمراہ بے دین ضال مضل ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اب احادیث وآثار

کا بیان شروع ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 1:

حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ دلائل النبوۃ میں اپنی سند صحیح کے ساتھ یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔

اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن سیماء المقرئ قدم علینا حاجا حدثنا ابو سعید الخلیل بن احمد بن الخلیل القاضی السجزی انبانا ابو العباس محمد بن اسحاق الثقفی حدثنا ابو عبیداللہ یحیی بن محمد بن السکن حدثنا حبان بن ھلال حدثنا مبارک بن فضالہ حدثنا عبید اللہ بن عمر عن خبیب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لما خلق اللہ عزوجل آدم خیر لآدم بنیہ فجعل یری فضائل بعضھم علی بعض قال فرآنی نورا ساطعا فی اسفلھم قال یارب من ھذا؟ قال ھذا ابنک احمد ھو الاول والآخر وھو اول شافع.

(دلائل النبوہ للبیہقی، جلد5،ص483)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہیں ان کی اولاد دکھائی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں بعض کو بعض سے افضل دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے مجھے نور دیکھا ان کے نیچے سے بلند ہونے والا آدم علیہ السلام نے عرض کی اے رب یہ کون ہے

(نور والا)؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام یہ تیرے پیارے بیٹے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول ہے آخر ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

الدکتور محدث ابو عاصم نبیل بن ہاشم الغمری نے کتاب شرف المصطفیٰ کے حاشیہ میں بھی یہ حدیث نقل کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں سوائے مبارک بن فضالہ کے اور وہ صدوق ہے یعنی سچا ہے۔

(شرف المصطفیٰ، جلد1، ص309)

توثیق سند:

اس سند کا پہلا راوی حضرت امام محدث بیہقی علیہ الرحمہ ہیں جو کہ بالاتفاق ثقہ ہیں۔ یاقوت حموی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ اصولِ دین، تقویٰ میں امام حافظ فقیہ ہیں۔ اپنے زمانے کے امام یکتا ہیں حفظ واتقان میں۔ شذرات الذہب، جلد3، ص304۔ امام ابن ناصر فرماتے ہیں کہ کان واحد زمانہ و فرد اقرانہ حفظا واتقانا وثقة وھو شیخ خراسان۔

(شذرات الذہب، جلد3، ص304)

کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ حفظ واتقان وثقاہت میں اپنے زمانے کے امام یکتا ہیں اور خراسان کے شیخ ہیں۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کا ترجمہ مع التوثیق مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔ المنتظم لابن الجوزی، جلد8، ص242، تبیین کذب المفتری، ص266، وفیات الاعیان، جلد1، ص57، النساب، جلد2، ص412، کامل ابن الثیر، جلد8، ص104، طبقات الشافعیہ للسبکی، جلد2، ص348، مرقاۃ ملا علی قاری،

جلد 1، ص 21، طبقات الحفاظ، ص 432، سیر اعلام النبلاء، جلد 18، ص 167۔

اس سند کے دوسرے راوی ہیں ابوالحسن علی بن احمد بن سیماء المقری:

یہ بھی ثقہ صدوق یعنی سچا ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا۔ کان صدوقا دینا فاضلا ۔ سچا ہے دین دار ہے فاضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں۔ تفرد باسانید القرأت وعلوها فی وقته ۔ یعنی اپنے زمانے میں سندوں کی قرأت اوران کے عالی شان ہونے میں منفرد تھے۔

(تاریخ بغداد، جلد 11، ص 329، سیر اعلام النبلاء، جلد 17، ص 403)

امام علامہ ابن اثیر علیہ الرحمہ ان کا ذکر بغیر کسی جرح کے کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

روی عند ابوبکر الخطیب وابوبکر البیهقی توفی حدود سنة عشرین واربعماته.

یعنی ابوالحسن علی بن احمد سے خطیب بغدادی اور امام بیہقی نے روایت فرمائی ہے۔ ان کا انتقال 420ھ کے قریب ہے۔

(اللباب فی تہذیب الانساب، جلد 1، ص 385)

امام علامہ ذھبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ الامام المحدث مقرئ العراق۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد 17، ص 402)

اس راوی کا ترجمہ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(الاکمال، جلد 3، ص 289۔ الانساب، جلد 4، ص 207۔ المنتظم، جلد 8، ص 28۔ الکامل فی التاریخ، جلد 9، ص 356۔ العبر، جلد 3، ص 125۔

معرفتہ القراء الکبار، جلد 1، ص302۔ دول الاسلام، جلد 1، ص248۔ البدایہ والنھایہ، جلد12، ص21۔ غایۃ النھایہ، جلد 1، ص521۔ شذرات الذھب، جلد3، جلد208۔تاریخ التراث العربی، جلد 1، ص381)

اس سند کا تیسرا راوی:

ابو سعید الخلیل بن احمد بن الخلیل القاضی السجزی یہ بھی اپنے وقت کے امام محدث ثقہ تھے۔امام حاکم فرماتے ہیں۔ھو شیخ اھل الرای فی عصرہ وکان من احسن الناس کلاما فی الوعظ۔

(سید اعلام النبلاء، ج16، ص437)

محدث صفدی فرماتے ہیں۔ کان اماما فی کل علم شائع الذکر مشھور الفضل معروفا بالاحسان فی النظم والنثر ۔تاج التراجم لابن فطلوبغا، ص 27۔ امام ذہبی فرماتے ہیں۔ الامام القاضی شیخ الحنفیہ، سیر اعلام النبلاء، ج16، ص437۔

یہ مذکورہ راوی بھی ثقہ ہے محدثین نے ان کو شیخ الحنفیہ، شیخ فی عصرہ امام، قاضی، امام فی کل علم شائع، قرار دیا ہے۔

سند کا چوتھا راوی:

ابو العباس محمد بن اسحاق الثقفی السراج ہے۔ یہ بھی ثقہ امام ہیں۔

محدث ابویعلی خلیل نے کہا۔ثقۃ متفق علیہ من شرط الصحیح۔

یہ راوی ثقہ ہے اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ سیر اعلام النبلاء، ج14، ص398۔امام عبدالرحمن بن ابی حاتم نے فرمایا۔ ابو العباس السراج صدوق ثقہ کہ یہ راوی ثقہ ہے سچا ہے۔ (سید اعلام النبلاء، ج14، ص394)

امام ابو اسحاق المزکی نے فرمایا۔ کان السراج مجاب الدعوۃ ۔ کہ یہ راوی مقبول دعا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج14، ص394)

امام ذھبی نے کہا۔ الامام الحافظ، الثقۃ شیخ الاسلام محدث خراسان ۔ (سیر اعلام النبلاء، ج14، ص388)۔

خطیب بغدادی نے کہا۔ و کان من المکثرین الثقات الصادقین الاثبات عنی بالحدیث ۔ (تاریخ بغداد، ج1، ص264)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ السراج الحافظ الامام الثقہ شیخ خراسان ۔ (طبقات الحفاظ، ص314) ۔

امام سبکی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ کان شیخا مسندا، صالحا، کثیر المال...... ۔ (طبقات الشافعیہ للسبکی، ج2، ص83)

مذکورہ امام کا ترجمہ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

الجرح والتعدیل، ج 7، ص196 ۔ فہرست ابن ندیم، ص220۔ المنتظم، ج 6، ص199 ۔ مختصر طبقات العلماء الحدیث لابن عبدالھادی۔ العبر، ج 2، ص157 ۔ دول الاسلام، ج 1، ص189 ۔ الوافی بالوفیات، ج 2، ص187 ۔ مرأۃ الجنان، ج2، ص266۔ البدایہ والنھایہ، ج11، ص153۔ طبقات القرا للجزری، ج 2، ص97، النجوم الزاھرہ، ج3، ص214۔ شذرات الذھب، ج2، ص267۔

سند کا پانچواں راوی:

ابو عبیداللہ یحییٰ بن محمد بن السکن۔ یہ بھی اپنے وقت کے امام محدث ثقہ صدوق ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ثقہ، الکاشف، ج3،ص234۔

امام نسائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ لیس بہ باس وقال فی موضع آخر ثقہ۔ (تہذیب التہذیب، ج11،ص239)

یعنی اس کی حدیث میں کوئی ڈر نہیں، دوسرے مقام پر کہا یہ راوی ثقہ ہے۔

امام صالح بن محمد نے فرمایا۔ لاباس بہ۔ یعنی اس کے ساتھ کوئی ڈر نہیں۔ (تہذیب، جلد11،ص239)

امام مسلمہ نے فرمایا۔ بصری صدوق۔ بصری سچا ہے۔

(تہذیب، ج11،ص239)

امام ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

(تہذیب، ج11،ص239)

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا۔ صدوق۔ یہ راوی سچا ہے۔

(تقریب التہذیب،ص379)

امام ابن خلفون نے کہا۔ بصری صدوق وقال فی موضع آخر بصری ثقة المعلم بشیوخ البخاری ومسلم لابن خلفون۔ (ص574)

محدث غسانی نے کہا۔ حدث عنه البخاری فی جامعه۔

(تسمیہ شیوخ ابی داود للغسانی،ص307)

مندرجہ ذیل کتب میں بھی اس کا ترجمہ موجود ہے۔

(والتعدیل والتجریح للباجی، ج3،ص1208)

الجمع لابن القیرانی، ج2،ص568۔ المعجم المشتمل،ص1158، تاریخ اسلام للذھبی)

سند کا چھٹا راوی:

حبان بن ہلال ہے، یہ راوی بھی ثقہ ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ امام ابوبکر بن خیمثہ فرماتے ہیں۔ ثقۃ، تہذیب الکمال، ج5، ص330۔ امام یحییٰ بن معین، امام ترمذی، امام نسائی فرماتے ہیں۔ ثقہ، تہذیب الکمال، ج5، ص330۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ ثقۃ، سراعلام النبلاء، ج5، ص239۔ امام مذکور کا ترجمہ مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔ تاریخ یحییٰ بروایۃ ابن طھمان تاریخ البخاری الکبیر، ج3، ص113۔ تاریخ الاوسط للبخاری، ص234۔ الکنی للاولابی ص...... المعارف لابن قیتبہ، ص227۔ الجرح والتعدیل ص3، الترجمہ 1324۔ والولاۃ والقضاۃ، ص505۔ اکمال لابن ماکولا، ج2، ص303۔ تذکرۃ الحناظ، ج1، ص364۔ اکمال للحافظ مغلطای شذرات الذھب، ج2، ص36۔ ثقات العجلی وغیرہ۔

اس سند کا ساتواں راوی:

مبارک بن فضالہ ہے۔ یہ بھی ثقہ امام صدوق ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔ الحافظ، المحدث، الصادق، الامام۔

(سیر اعلام النبلاء، ج7، ص281)

محدث عفان نے فرمایا۔ کان مبارک ثقۃ۔ کہ یہ مبارک ثقہ ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج7، ص287)

فلاس نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا وہ مبارک بن فضالہ کی بہت اچھی تعریف کررہے تھے۔

امام یحییٰ بن معین نے کہا۔ ثقۃ۔ (سیر اعلام النبلاء، ج7، ص283)

مبارک بن فضالہ۔ شدید تدلیس کرتا ہے مگر جب وہ حدثنا کہے تو وہ ثبت ہے یعنی حجت ہے۔

(نوٹ) زیر بحث سند میں بھی مبارک بن فضالہ نے حدثنا ہی کہا ہے لہٰذا تدلیس کا اعتراض بھی ختم ہو گیا۔

امام ذھبی فرماتے ہیں۔ **قلت ھو حسن الحدیث۔** کہ میں کہتا ہوں کہ اس کی حدیث درجہ حسن میں ہے۔

اس راوی کا ترجمہ درجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

طبقات ابن سعد، ج7،ص141۔ طبقات خلیفہ ص222۔ تاریخ خلیفہ ج 4، ص 437۔ المعرفۃ والتاریخ الغوی، ص 135، الجرح والتعدیل، ج 8،ص 338۔ مشاہیر علماء الامصار، ص 158، تاریخ بغداد، ج 13، ص212۔ تہذیب الکمال، ج27،ص180۔ شذرات الذھب، ج1،ص259

اس سند کا آٹھواں راوی:

عبید اللہ بن عمر العمری ہے۔ یہ راوی بھی ثقہ ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ عبید اللہ بن عمر من الثقات کہ یہ راوی ثقہ راویوں میں سے ہے۔

(تہذیب الکمال، ج19،ص128)

امام ابو زرعہ، امام ابو حاتم فرماتے ہیں یہ راوی ثقہ ہے۔

(تہذیب الکمال، ج19،ص128)

امام نسائی فرماتے ہیں۔ یہ راوی ثقہ ثبت ہے۔

(تہذیب الکمال،ص19،ص128)

امام ابو بکر بن منجو یہ فرماتے ہیں۔ **کان من سادات اھل المدینۃ**

واشراف قریش فضلا و علما وعبادۃ و شرفا وحفظا واتقانا۔

(تہذیب الکمال، ج19،ص129)

یہ راوی اہل مدینہ کے سادات اور قریش کے اشراف میں سے اور یہ راوی علم وفضل وعبادت وشرف اور حفظ واتقان والا ہے۔

اس راوی کا ترجمہ مزید ان کتب میں ہے۔

(تاریخ الدارمی الترجمہ،ص128 - 525۔ تاریخ ابن طھمان الترجمہ 168۔ تاریخ ابن محرز الترجمہ 573۔ طبقات خلیفہ ص268۔ کتاب المعرفہ والتاریخ، ج 1،ص347۔ ثقات ابن حبان، ج7،ص149۔ السابق والاحق، ص264۔ سیر اعلام النبلاء، ج6،ص304۔ تذکرۃ الحفاظ، الکاشف ص2)

اس سند کے نویں راوی:

خبیب بن عبدالرحمٰن ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔

امام یحییٰ بن معین نے کہا یہ راوی ثقہ ہے۔

(تہذیب الکمال، ج8،ص228)

امام نسائی فرماتے ہیں یہ راوی ثقہ ہے۔

(تہذیب الکمال، ج8،ص228)

امام ابو حاتم نے کہا یہ راوی صالح الحدیث ہے۔

(تہذیب الکمال، ج8،ص228)

امام ابن حبان نے اس راوی کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

(کراب الثقات)

امام ابن شاہین نے بھی اس راوی کو کتاب الثقات میں داخل کیا ہے۔

(کتاب الثقات لابن شاہین الترجمہ 337)

اس راوی کا ترجمہ مزید ان کتب میں بھی موجود ہے۔

(الکامل لابن اثیر ج5،ص446)

تاریخ اسلام للذھبی، ج 5،ص 66۔ اکمال لابن ماکولا، ج2،ص301۔ رجال البخاری للباجی الکاشف، ج 1،ص278۔ معرفۃ التابعین، اکمال لامام مغلطای۔ نھایۃ السول،توضیح المشتبہ۔

اس سند کے دسویں راوی:

حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب ہیں۔

یہ بھی ثقہ صدوق ثبت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابو القاسم ھبۃ اللہ بن حسن طبری نے فرمایا یہ راوی ثقہ ہے اور اس کی ثقاہت پر اتفاق ہے۔ (تہذیب الکمال، ج7،ص18)

امام ذہبی نے فرمایا۔ متفق علی الاحتجاج ہے۔

(سیر الاعلام النبلاء، ج4،ص197)

کہ اس راوی کے حجت ہونے میں سب کا اتفاق ہے۔

امام عجلی نے فرمایا۔ مدنی تابعی ثقۃ۔

(معرفۃ الثقات للعجلی، ج1،ص308)

یہ راوی مدنی ہے تابعی ہے اور ثقہ ہے۔

اس راوی کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

طبقات ابن سعد ص 9۔ العلل لابن المدینی، ص48۔ طبقات خلیفہ ص246۔ المعارف ص188۔ الجرح والتعدیل ص3 ترجمہ 796۔ مشاہیر علماء الامصار، ص506۔ اسماء التابعین للدارقطنی الترجمہ، 237۔ اکمال للمغلطائی

انساب القریشیین، ص372۔ معجم البلدان، ج3، ص163۔ تاریخ اسلام ذھبی، ج3، ص359)

اس سند کے گیارہویں راوی:

صحابیٔ رسول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک تمام صحابہ عادل، صادق ہیں اور جرح سے بالاتر ہیں۔

الصحابة کلهم عدول.

گذشتہ تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مذکورہ بالا حدیث مبارک کے تمام راوی ثقہ، عادل، صدوق ہیں۔ اصولِ حدیث کے اعتبار سے اس حدیث میں کوئی ایسی علت نہیں جو اس کو درجہ صحت سے گرا دے۔ اس لئے بلا شک وشبہ یہ حدیث شریف ثقۃ السند اور صحیح المتن ہے۔ یہ حدیث شریف الحمد للہ صحیح حدیث شریف ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک پر صریح بھی ہے۔ کیونکہ حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فرآنی نورا۔ کہ مجھے آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ میں نور ہوں۔

(نوٹ) مورخہ 29 جنوری 2006ء کو ساہیوال شہر میں ہی راقم الحروف کا غیر مقلد مولوی صادق کوہاٹی وہابی کے ساتھ نور و بشر کے موضوع پر مناظرہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اہل سنت و جماعت کو شاندار فتح و کامیابی عطا فرمائی اور غیر مقلدین ذلت آمیز شکست سے دو چار ہوئے۔ پوری تفصیل وڈیو کیسٹ اور سی ڈیز میں موجود ہے۔ راقم الحروف نے دوران مناظرہ دیگر دلائل کے ساتھ، ساتھ یہ مذکورہ بالا حدیث بھی مناظرہ میں پیش کی۔ غیر مقلد مناظر صادق کوہاٹی بمعہ اپنی پوری ٹیم کے اس حدیث پر کوئی

معقول اعتراض نہ کر سکا جو لایعنی اعتراض کے لئے ہیں ان کے مکمل جواب مناظرے میں دے کرانہیں ساکت کر دیا گیا۔

غیر مقلد مناظر نے کہا کہ اس حدیث میں جو یہ جملہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فرآنی نورا۔ کہ آدم علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میں نور ہوں اس سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مراد ہے، راقم الحروف نے اس کے جواب میں کہا کہ غیر مقلد مناظر اگر اس میں نبوت کا لفظ دکھا دے تو ہماری شکست اور اس کی فتح اور اگر نبوت کا لفظ نہ دکھا سکے تو ہماری فتح اور اس کی شکست ہو گی۔ الحمد للہ وہ اس حدیث میں نبوت کا لفظ نہ دکھا سکا۔ دکھاتا بھی کیسے اگر ہوتے تو دکھاتا جب حدیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ موجود ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرآنی نورا ۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میں نور ہوں، تو پھر اس میں ان کی کوئی باطل تاویل کیسے چل سکتی ہے۔ مجھے چشم دید مشاہدہ نصیب ہو گیا اور یقین اور بھی پختہ ہو گیا کہ واقعی یہ فرقہ منکرِ حدیث فرقہ ہے اگرچہ نام اپنا اہل حدیث ہی رکھا ہوا ہے مگر حقیقت میں یہ لوگ منکرینِ حدیث ہیں۔

الحمد للہ گذشتہ اوراق میں جو حدیث مذکور ہے وہ صحیح حدیث ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ، عادل صدوق ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے پر صریح دلیل ہے۔ امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ کشتۂ عشقِ مصطفےٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں اس طرح عرض کرتے ہیں۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیث نمبر 2.

امام ابو یعلی نے اپنے مسند میں سند ثقہ کے ساتھ ایک لمبی حدیث درج فرمائی جس میں نبی کریم رؤف الرحیم حضور پُر نور، نورعلیٰ نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری امی جان سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

ثم رایت نورا کانه شهاب خرج من حین وضعته اضاءت لی اعناق الابل ببصری۔ (مسند ابو یعلی، ج6، ص172)

امام ہیثمی علیہ الرحمہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ ورجالهما ثقات۔
(مجمع الزوائد، ج8، ص288)

پھر میں نے (بوقت ولادت باسعادت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھا ایک نور عظیم گویا کہ وہ روشن ستارہ ہے۔ وہ نور اس وقت نکلا جب میں نے اپنے پیارے بیٹے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنم دیا۔ روشن ہو گئیں مجھ پر ان اونٹوں کی گردنیں جو بصریٰ میں تھے۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایسا نور نکلا جس کی روشنی بصریٰ تک گئی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے ساتھ زمین روشن ہو گئی۔

آج میلاد النبی ہے کیا سہانا نور ہے
آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

حدیث نمبر 3.

حضرت امام الائمہ سیدنا امام بخاری و مسلم کے استاذ الحدیث حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سند صحیح کے ساتھ اپنے سند میں یہ حدیث لائے۔

عن العرباض بن سارية رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انى عند الله لخاتم النبيين وان آدم لمنجدم فى طينته وسانبئكم باول ذلك دعوة ابى ابراهيم وبشارة عيسى ورويا امى التى رات وكذلك امهات النبيين ترين وفي رواية وان ام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رات حين وضعته نور اضاءت منه قصور الشامo (مسند امام احمد، ج4، ص61)

مجمع الزوائد میں ہے:

رواه احمد باسانيد والبزار والطبرانى بنحوه واحد اسانيد احمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان.

(مجمع الزوائد، ج8، ص290)

حدیث مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین تھا اور آدم علیہ السلام ابھی تک اپنی طین (یعنی مٹی) تھے اور میں تمہیں اپنے امر اول کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی

امی کا رؤیا جو انہوں نے دیکھا اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی امہات نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امی جان نے ایک نور دیکھا کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنم دیا تو اس نور سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔امام ہیثمی نے فرمایا اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے سعید بن سوید کے اس کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

امام نور الدین ہیثمی علیہ الرحمہ کے فرمان سے واضح ہو گیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اور اس حدیث میں نبی کریم رؤف الرحیم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا بیان بڑا واضح اور روشن ہے۔ منکر کو نظر نہ آئے تو اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حدیث نمبر 4.

عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انهم قالوا یارسول الله اخبرنا عن نفسک فقال دعوة ابی ابراهیم و بشری عیسیٰ ورأت امی حین حملت بی انه خرج منها نور اضاءت له بصری.

امام حاکم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں۔

(فانہ صحیح الاسناد مستدرک حاکم، ج2،ص600)

امام ذھبی کہتے ہیں، صحیح۔(تلخیص المستدرک، ج2،ص600)

علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا۔ اسنادہ جید ۔کہ اس کی سند عمدہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج4، ص360)

حضرت خالد بن معدان جو کہ (تابعی) ہے وہ کئی اصحاب رسول سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں اپنی ذات کے متعلق خبر دیجئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں جب میں اپنی امی کے بطن میں تشریف لایا تو میری امی نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے۔ جس سے سارا بصریٰ روشن ہوگیا۔

حدیث نمبر 5.

امام حاکم نے دو صحیح سندوں سے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک قصیدہ پیش کیا پڑھ کر سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن کر خوش ہوئے اس قصیدہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح عرض کرتے ہیں۔

ان الرسول لنور یستضآء به

مهند من سیوف الله مسلول

بے شک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں ان سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں فاما حدیث محمد بن خلیح عن موسی بن عقبہ، جلد3، ص579 پر ہے۔

وحدیث الحجاج بن ذی الرقیبة فانهما صیحین قال الذهبی

صیحیحان.

کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ (مستدرک حاکم، ج3، ص583,582)

مذکورہ صحیح حدیث میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نور کہا۔ وہ بھی دو تاکیدوں کے ساتھ۔ ایک تاکید اِنَّ کے ساتھ دوسری تاکید لام تاکید کے ساتھ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اس سے منع نہیں کیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کہنا۔ بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہوئے۔ معلوم ہوا کہ نور والا عقیدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب پسندیدہ عقیدہ ہے اور یہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ ہے۔

حدیث مرفوع کی اقسام ہیں۔ مرفوع فعلی، مرفوع قولی، مرفوع تقریری، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی کام کیا اس کو مرفوع فعلی کہتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی حکم دیا۔ یہ مرفوع قولی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کسی نے کوئی کام کیا یا بات کہی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ خاموشی اختیار فرمائی۔ یہ مرفوع تقریری ہے۔ مذکورہ بالا حدیث بھی حدیث مرفوع تقریری ہے۔ جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کا بیان روشن ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بشریت کی تخلیق سے پہلے کے نبی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر احادیثِ مبارکہ۔

حدیث نمبر 6:

امام الائمہ، امام الشان سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سند صحیح کے

ساتھ اپنے مسند مبارک میں حدیث لائے۔

عن عبداللہ بن شقیق عن رجل قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی جعلت نبیا قال و آدم بین الروح والجسدo

(مسند امام احمد، ج5، ص358)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو کب نبی بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان تھے۔

اس سے واضح ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام ابھی تخلیقی مراحل طے کر رہے تھے۔ بشریت کی ابتدا تو ہوئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے پہلے کے نبی ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت مبارکہ بشریت نہیں ہے بلکہ نورانیت ہے۔

حدیث نمبر 7.

امام حاکم علیہ الرحمہ نے سند ثقہ کے ساتھ صحیح بیان فرمائی کہ:

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد. قال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

(مستدرک حاکم، ج2، ص609)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو نبی کب بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

امام حاکم یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ ذھبی بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث کا شاہد ہے وہ یہ ہے۔

حدیث نمبر 8.

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی و جبت لک النبوۃ قال بین خلق آدم ونفخ الروح فیہ. (مستدرک حاکم، ج 2، ص609)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نبوت کب واجب ہوئی تو فرمایا جبکہ آدم علیہ السلام روح وجسم کے درمیان تھے۔

ان احادیث کے متعلق منکرین کہتے ہیں کہ نبوت تھی مگر ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھی۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ احادیث میں یہ الفاظ قابل توجہ ہیں۔ متی جعلت بنیا۔ متی وجبت لک النبوۃ۔ یعنی آپ کو کب نبی بنایا گیا، آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ عرض نہیں کی یارسول اللہ نبوت کب تھی بلکہ یہ عرض کیا اے آقا آپ کو نبی کب بنایا گیا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پہلے کیا نبوت کا ذکر بعد میں۔ معلوم ہوا کہ صرف نبوت کی بات نہیں بلکہ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھی اس شان سے کہ نبوت بالفعل آپ کے لئے ثابت تھی۔

یہ بات بڑی واضح ہے کہ صفت، موصوف کے ساتھ ہی قائم ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ صفت ہو اور موصوف نہ ہو، بلکہ صفت اپنے موصوف کے ساتھ ہی

قائم ہوتی ہے مثلاً یہ نہیں ہوتا کہ سورج کی روشنی ہو مگر سورج نہ ہو۔ چاند کی روشنی ہو مگر چاند نہ ہو۔ انسان کا علم ہو مگر انسان نہ ہو، سورج کی روشنی ہو گی تو اس پر دلیل ہو گی کہ سورج بھی موجود ہے، چاند کی روشنی ہو گی تو دلیل یہ کہ چاند کی ذات بھی موجود ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات موجود تھی اور نبوت بالفعل آپ کے لیے ثابت تھی جبکہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ السلام تخلیقی مراحل طے کر رہے تھے۔

حدیث نمبر 9.

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ جامع ترمذی میں سندِ صحیح کے ساتھ حدیث لائے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متی وجبت لک النبوۃ؟ قال وآدم بین الروح والجسد.

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب وفی الباب عن میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ۔

(جامع ترمذی بتحقیق احمد شاکر، ج5، ص585)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کے لئے نبوت کب سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(نوٹ) اصولِ حدیث میں غرابت، صحت کے منافی نہیں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نور نہیں بلکہ نورگر ہیں۔ نور عطا کرنے والے بھی ہیں۔

حدیث نمبر 10.

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ جامع ترمذی میں سند ثقہ کے ساتھ حدیث لائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لما كان اليوم الذى دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المدينة اضآء منها كل شئى..........

(جامع ترمذی بتحقیق احمد شاکر، ج5، ص588۔
صحیح ابن حبان حدیث نمبر6634)

ترمذی فرماتے ہیں۔ ہذا حدیث غریب صحیح۔

جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی۔ یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقائد ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے مدینے شریف کی ہر چیز چمک اُٹھی۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیث نمبر 11.

حضرت امام المحدثین امام الشان سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سند صحیح کے ساتھ اپنے مسند میں ایک لمبی حدیث لائے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اندھیرا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو ایک چھڑی عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

خذھا فسیفئی امامک عشرا وخلفک عشرا فاذا دخلت البیت وترائیت سوادا فی زاویۃ البیت فاضربہ قبل ان یتکلم فانہ شیطان قال ففعل:..........

(مسند امام احمد، ج3، ص65۔ طبرانی کبیر، ج19، ص6-5، مجمع الزوائد، ج2، ص314۔ شفا شریف، ص219)

امام نورالدین ہیثمی علیہ الرحمہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

رواہ احمد والبزار بنحوہ ورجالھما جال الصحیح۔

(مجمع الزوائد، ج2، ص314)

اس حدیث کو احمد، بزار نے نحوہ روایت کیا ہے اور ان دونوں کے رجال۔ صحیح کے رجال ہیں۔ یہ پکڑ لو۔ تیرے آگے پیچھے دس، دس (ہاتھ) روشنی کرے گی جب تم اپنے گھر داخل ہو گے تو تمہیں ایک سیاہ سانپ نظر آئے گا اس کو مار کر باہر نکال دینا کیونکہ وہ شیطان ہے۔

اس حدیث صحیح میں یہ بات کتنی واضح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ مبارک لگا تو وہ چھڑی بھی نور بن گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور گر ہیں نور بنانے والے اپنے غلاموں کو نور عطا کرنے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث نمبر 12.

حضرت سیدنا امام بخاری و مسلم کے دادا استاذ الحدیث حضرت امام

محدث کبیر عبدالرزاق بن ہمام علیہ الرحمہ اپنے مصنف میں سند ثقہ کے ساتھ یہ حدیث لائے ہیں۔

عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی نافع ان ابن عباس قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس قط الاغلب ضوءہ ضوء الشمس، ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوءہ ضوء السراج الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف. ص56

اس جز کے محقق، محدث الوقت محدث کبیر عیسی بن مانع طول اللہ عمرہٗ نے اس کے حاشیہ میں فرمایا۔ اسنادہ صحیح۔

حدیث مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا جب بھی سورج کی روشنی میں کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی، سورج کی روشنی پر غالب تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی چراغ کی روشنی میں کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب تھی۔

☆ اس حدیث میں کتنی وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور سورج و چراغ کے نور پر غالب تھا۔

☆ اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

☆ امام عبدالرزاق بخاری کے راوی ہیں۔ بخاری بھری پڑی ہے ان سے۔

☆ ابن جریج، بخاری کے راوی ہیں۔ بکثرت بخاری میں موجود ہیں۔

☆ نافع بخاری کے راوی ہیں۔ بکثرت موجود ہیں۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں جو بالاتفاق ثقہ عادل ہیں۔

جب اس کے تمام رجال بخاری شریف کے ہیں تو پھر کہنے میں اہل سنت حق بجانب ہیں کہ یہ حدیث شرطِ بخاری پر صحیح ہے۔ ان راویوں پر جرح کرنا یا اس روایت کو نہ ماننا اس پر واضح دلیل ہوگی کہ غیر مقلدین حضرات کے نزدیک بخاری کی تمام احادیث صحیح نہیں ہیں بلکہ اس میں یعنی بخاری شریف میں ضعیف بھی موجود ہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر اس روایت کو بھی صحیح مان لو کیونکہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری و مسلم کے راوی ہیں، حدیث صحیح ہے۔

نہ ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے کا کبھی چرچا تیرا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیث نمبر 13.

امام الائمہ حضرت محدث کبیر عبدالرزاق علیہ الرحمہ نے سند ثقہ کے ساتھ جس کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں، حدیث بیان فرمائی ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه انه قال رایت النبی صلی الله علیه وآله وسلم بعینیی هاتین وکان نوراً کله بل نوراً من نور الله..........

(الجزء المفقود من الجزء الاول من مصنف، ص62-63)

اس کے محقق محدث کبیر علامہ عیسیٰ بن مانع فرماتے ہیں۔ اسنادہ صحیح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور سے نور ہیں۔

یہ حدیث صحیح سند والمتن ہے اس کے تمام رجال بخاری ومسلم کے رجال ہیں۔ یہ حدیث بھی شرط بخاری ومسلم پر صحیح حدیث ہے۔ صحابی رسول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو (نوراً کلہ) کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سراپا نور ہیں، بلکہ اللہ کے نور سے نور ہیں۔

یہ صحابی نے اپنا عقیدہ بھی بیان کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سراپا نور ہونا بھی بیان کر دیا اور حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری ومسلم کے راوی ہیں اور ضد کا کوئی علاج نہیں۔

حدیث نمبر 14.

امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ نے مصنف میں سند ثقہ صحیح کے ساتھ یہ حدیث پاک بھی بیان فرمائی ہے۔

عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنكدر عن جابر قال سالت رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم عن اول شئى خلقه الله تعالىٰ ؟ فقال هو نور نبيک يا جابر خلقه الله ثم خلق فيه كل خير و خلق بعده كل شئى..........

(نوٹ) حدیث کافی طویل ہے لہٰذا صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے)

ترجمہ: امام عبدالرزاق، معمر سے وہ ابن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے جابر وہ تیرے نبی کا نور ہے اللہ تعالیٰ نے

اسے پیدا فرما کر اس میں ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی۔ جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پہ اپنے سامنے فائز رکھا۔ پھر اس کے چار حصص کئے ایک حصہ سے عرش و کرسی دوسرے حصہ سے حاملین عرش اور حازنین کرسی پیدا کیے پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت پر بارہ ہزار سال رکھا۔ پھر اسے چار حصص میں تقسیم کیا، ایک سے قلم، دوسرے سے لوح تیسرے سے جنت بنائی، پھر چوتھے کو مقام خوف پر بارہ ہزار سال رکھا پھر اس کے چار اجزاء کیے ایک جز سے ملائکہ، دوسرے سے شمس، تیسرے قمر اور ستارے بنائے پھر چوتھے جز کو مقام رجا پر بارہ ہزار سال تک رکھا پھر اس کے چار اجزاء کیے ایک جز سے ملائکہ، دوسرے سے شمس، تیسرے سے قمر اور ستارے بنائے ایک سے عقل دوسرے سے علم و حکمت، تیسرے سے عصمت و توفیق بنائی، پھر چوتھے کو مقام حیا پر بارہ ہزار سال رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا، جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نور کے قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی روح پیدا کی، پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان انفاس سے تا قیامت اولیاء، شہداء، سعدا اور فرماں برداروں کو پیدا فرمایا تو عرش و کرسی میرے نور سے کروبیون میرے نور سے روحانیون میرے نور سے ملائکہ میرے نور سے، جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے شمس وقمر اور ستارے میرے نور سے عقل و توفیق میرے نور ارواحِ رسل و انبیاء میرے نور سے شھداء سعداء اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے جز رابع کو ہر پردہ میں بارہ ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت، سکینہ، صبر اور صدق و یقین تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن

رکھا جب اسے اس پردہ سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر اسے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور آمنہ بنت وھب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے شکم میں آیا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسول کا سردار، آخری نبی، رحمتہ اللعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا تو جابر یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔ (ترجمہ از ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور شریف، الجزء المفقود من الجزء الاول من مصنف ص 63 تا 66)

اس طویل حدیث میں یہ بات کتنی روشن ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ساری کائنات سے پہلے پیدا ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی ملائکہ کو ارواح انبیاء و رسل کو، آسمانوں کو جنت کو اس کی نعمتوں کو شمس وقمر کواکب کو پیدا کیا گیا، عرش کو لوح وقلم کو حاملین عرش کو بھی عقل وتوفیق کے نور کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ یہ حدیث اپنے مدلول میں صریح بھی ہے اور صحیح بھی ہے۔ اس کے تمام راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔ الحمد للہ عقیدہ نور قرآن و تفاسیر و احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ عقیدہ ہے۔ اس حدیث نور کو ویسے تو بہت سے ائمہ نے عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کیا ہے مثلاً امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں علامہ عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں۔ علامہ امام محمد فاسی نے مطالع المسرات میں ابن حجر نے افضل القریٰ میں علامہ دیار بکری نے تاریخ خمیس میں ملا علی قاری نے المورد الروی میں، ابن حجر نے فتاویٰ حدیثیہ میں امام

یوسف نبھانی نے حجتہ اللہ علی العالمین میں، پھر جواہر البحار شریف میں۔عجلونی نے کشف الخفاء میں علامہ عبدالحی لکھنوی نے آثار المرفوعہ میں کہا قد ثبت من روایۃ عبدالرزاق ۔کہ عبدالرزاق کی روایت سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اول ہونا ثابت ہے۔

اس حدیث کو عبدالرزاق کے حوالے سے امت کے جلیل القدر ائمہ کرام بلانکیر نقل کرتے رہے، بطور استناد اس کو پیش کرتے رہے۔اس کی سند اگر نہ ہوتی تو پھر بھی یہ حدیث حدیث تھی کیونکہ یہ حدیث تلقی بالقبول کے درجہ پر فائز ہے لیکن الحمدللہ اس کی تو سند بھی موجود ہے سند بھی بخاری ومسلم کے راویوں والی سند ہے۔ اس کی صحت میں شک نہ کرے گا مگر منکر معاند جاہل ضدی۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو بھی حدایت عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 15.

بخاری شریف میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا فرمایا نہیں بلکہ مثل القمر، چاند کی طرح روشن تھا۔

(بخاری شریف، ج1،ص502)

حدیث نمبر 16.

حضرت ام المومنین صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کے خطوط تبرق اساریر وجھہ، بجلی کی طرح چمکتے تھے روشن تھے۔

(بخاری شریف، ج1،ص502)

حدیث نمبر 17.

بخاری میں ہی روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور یوں چمکتا تھا۔

کانہ قطعۃ قمر۔ گویا کہ وہ چاند کا ہی قطعہ تھا۔

(بخاری شریف، ج1، ص502)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور یوں منور تھا جیسے چاند منور ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 18.

بخاری شریف میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک بغلوں سے سفیدی نکلتی تھی۔ (بخاری شریف، ج1، ص503,1 160 وغیرہ۔

حدیث نمبر 19.

علامہ شیخ عزیزی علیہ الرحمہ السراج المنیر میں حدیث بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کنت اول الناس فی الخلق. قال الشیخ حدیث صحیح.

(السراج المنیر شرح جامع صغیر، ج3، ص104)

کہ میں تمام لوگوں میں باعتبار خلق اول ہوں۔ شیخ عزیزی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر 20.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے والے دونوں مبارک دانتوں میں کشادگی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام فرماتے تو آپ کے مبارک دانتوں سے نور نکلتا تھا۔

اخرجه الترمذی فی الشمائل والبھیقی والطبرانی وابن العساکر. (حجة الله علی العالمین، ص681)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے جامع صغیر، ج2، ص99 پر حدیث مذکورہ بالا بیان کر کے (صحیح) کا نشان دیا ہے۔

اور شیخ عزیزی علیہ الرحمہ السراج المنیر شرح جامع صغیر کے ج3، ص112 پر فرماتے ہیں۔قال الشیخ حدیث صحیح۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر21.

اخرج الطبرانی عن ابی قرصافة.

امام طبرانی نے ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اور میری والدہ اور میری خالہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جب ہم واپس لوٹے مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے فرمایا اے پیارے بیٹے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل حسین چہرہ والا اور صاف کپڑوں والا اور نرم کلام والا نہ دیکھا اور ہم نے دیکھا آپ کے منہ مبارک سے نور نکلتا تھا۔

(خصائص کبریٰ، ج1،ص62۔طبرانی کبیر، ج3،ص19۔ حجۃ اللہ علی العالمین)

حدیث نمبر22.

جناب حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس گھر میں، جس چیز کی طرف نظر کرتی وہ منور نظر آتی اور اس رات میں نے دیکھا کہ تارے بالکل قریب آ گئے یہاں تک میں کہتی تھی کہ مجھ پر گر پڑیں گے پھر جب حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا

سے نور ظاہر ہوا جس کی وجہ سے گھر اور در و دیوار روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔

(خصائص کبریٰ ،ص45، بیہقی ،طبرانی ،ابن عسا کر وغیرہ)

یہ مذکورہ بالا تمام روایات نبی کریم رؤف الرحیم جانِ ایمان اصلِ ایمان روحِ ایمان جناب نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک پر بالکل واضح صریح ہیں۔ نور پر احادیث تو اور بھی ہیں لیکن اہل ایمان ومحبت کے لئے تو ایک دلیل ہی کافی ہوتی ہے لیکن منکرین کے لئے دفتر بھی نافع نہیں ہوتے۔ عقیدہ نور حق عقیدہ ہے۔ قرآن وتفاسیر وآحادیثِ وآثار سے ثابت شدہ عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے اس رسالہ نور کو میرے لئے میرے والدین ، استاذہ ، مشائخ اور ہر محبت کے ساتھ پڑھنے والے کے لئے دنیا و آخرت وقبر میں باعث نور ونجات ورحمت فرمائے آمین۔

(نوٹ) نور و بشر کے موضوع پر الحمد للہ یہ راقم الحروف اہل سنت کا خادم، وہابی غیر مقلد مناظر صادق کوہاٹی کو شکست دے چکا ہے۔ وڈیو اور سی ڈیز دستیاب ہیں۔ آپ بھی وہ مناظرہ ضرور دیکھیں۔ مورخہ 29 جنوری بروز اتوار 2006ء کو ساہیوال شہر میں ہوا ہے۔ جس میں غیر مقلدین کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور اہل سنت و جماعت کو شاندار فتح ونصرت نصیب ہوئی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین یہ حصہ جو احادیث مبارکہ پر مشتمل ہے بروز ہفتہ بوقت دن گیارہ بجے 2006ء کو مکمل ہوا ہے۔

تمت بالخیر

بعون الملک الکریم بحرمۃ سیدالانبیاء والمرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ واولادہٖ واصھارہٖ وانصارہٖ اجمعینo

مولف کی دیگر کتاب

فضائل درود وسلام ﷺ	(مطبوعہ)
شفاعت مصطفےٰ ﷺ	(مطبوعہ)
میلاد النبی ﷺ	(مطبوعہ)
نماز نبوی ﷺ	(مطبوعہ)
ترکِ رفع یدین ﷺ	(مطبوعہ)
مشکل کشا نبی ﷺ	(مطبوعہ)
وسیلہ کونین ﷺ	(مطبوعہ)
قدم غوث الوریٰ بر گردن اولیاء ﷺ	(مطبوعہ)
مشاہدہ نبوت ﷺ	(مطبوعہ)
فضائل سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رح	(مطبوعہ)

ملنے کا پتہ

مرکزی جامع مسجد شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

فون 040-4223587 موبائل: 0300-6933481